



سوال

(395) کفار کے میلوں میں سامان بیچنے کے لیے جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

- 1- اکثر مسلمان تجارتی پناہ مال تجارت واسطے فروخت کرنے کا کفار کے میلوں میں ونیز مسلمانوں کے میلوں میں جو پرستش گاہیں مقرر ہیں، لے جاتے ہیں اور نیت ان کی صرف فروخت کرنے مال سے ہے نہ اور کام سے آیا ان کا مال لے جانا درست ہے یا نہیں؟
- 2- اکثر تجارتوں میں دستور ہے، مثلاً کپڑا جوتا وغیرہ کی بیع ہو جانے کے بعد مشتری بائع سے ایک پستہ تھان یا پستہ جوڑا کاٹ لیا کرتا ہے اور بائع جانتا ہے کہ جس قدر پر بیع ہوئی ہے، اس سے ایک پستہ مجھ کو کم لے گا اور بائع و مشتری سے یہاں مراد کاروبار و سوداگر ہیں، یعنی مشتری سوداگر اور بائع بننے والا تھان کا یا جوتا بنانے والا نہ کہ عام بائع اور مشتری، کیونکہ عام لوگوں میں پستہ نہیں کٹتا۔ آیا یہ کاٹنا پستہ کا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہے ناجائز میلوں میں سوائے وعظ و نصیحت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے کے اور کسی غرض سے جانا درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِذْ رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِيءِ آبِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِنَّا يُسِينُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تُقْعِدْ بَعْدَ الذِّكْرِىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ ۶۸ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَا كُنْ ذِكْرِىٰ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ ۝ ۶۹ ... سورة الانعام

”یعنی اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے، جو ہماری آیتوں میں خوض کرتے ہیں تو تو ان سے منہ پھیر لے، یعنی ان کے ساتھ نہ بیٹھ، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں خوض کریں اور اگر شیطان تجھ کو (ان سے منہ پھیرنا) بجلا دے تو یاد آجانے کے بعد ان کے ساتھ نہ بیٹھ اور جو لوگ کہ ہماری آیتوں میں خوض کرنے والوں ظالموں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرتے ہیں، ان پر ان ظالموں کے محاسبہ میں سے کچھ نہیں ہے، لیکن ان پر ان ظالموں کو نصیحت کر دینا ہے تاکہ وہ بچیں۔“

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْنَا فِي الْكِتَابِ أَن إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تُقْعِدُوا وَمِمَّنْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِذْ أَنْتُمْ إِذَا مِثْلَهُمْ ... ۱۴۰ ... سورة النساء

”یعنی اللہ تعالیٰ تم پر اس کتاب میں اتار چکا ہے کہ جب تم سنو اللہ کی آیتوں کو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو ان (انکار کرنے والے اور ٹھٹھا کرنے والے) کے ساتھ نہ بیٹھ، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں خوض کرنے لگیں، یقیناً تم انہیں کے مثل ہو، جب تم ان کے ساتھ بیٹھے رہ گئے۔“



عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"من کثر سواد قوم فهو منہم" [1] (رواہ ابو یعلیٰ الموصلی فی مسندہ ورواہ علی بن سعید فی کتاب الطائفة والمعصية نقلہ الریثی فی نصب الراية فی تخریج احادیث البدایة (۳۴۳/۲)

"یعنی جو کسی قوم کو بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔"

2- یہ کثنا پسہ کا درست ہے، جبکہ سودا گروں میں اس کا دستور ہے اور بائع پھر اس کو جانتا ہے اور اس پر راضی ہے، کیونکہ ایسے امور میں عرف و دستور پر عمل کرنا شرعاً درست ہے۔

"والمسلمون علی شئ وطمع، إلا بشرطاً حرم حلالاً، أو أعلن حراماً" [2] (بلوغ المرام باب الصلح مطبوعہ فاروقی دہلی ص: 57)

"مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہوتے ہیں، اس شرط کے سوا جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال کر دے"

[1] - نصب الراية (۳۰۳/۳)

[2] - سنن الترمذی، رقم الحدیث (۱۳۵۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 612

محدث فتویٰ